Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۴ محرم ۱۳۹۳ھ | ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۲ہش | ۱۸ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی حقیقت تب متحقق ہو سکتی ہے جبکہ انسان کا وجود خدا کی راہ میں وقف ہو جائے

تمام باطنی اور ظاہری قویٰ ایسے خدا کے تابع ہو جانے چاہئیں جیسے ہمارے اعضاء ہمارے تابع ہیں

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اُس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اُسی معطیِ حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اُس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعیِ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اُس کے ہاتھ اور پَیر اور دل اور دماغ اور اُس کی عقل اور اُس کا فہم اور اُس کا غضب اور اُس کا رحم اور اُس کا حلم اور اُس کا علم اور اُس کی تمام رُوحانی اور جسمانی قوتیں اور اُسکی عزت اور اُس کا مال اور اُس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اُس کا سر کے بالوں سے پَیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اُس کی نیّات اور اُس کے دِل کے خطرات اور اُس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدقِ قدم اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹، ۶۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دُعائیں فرماتے رہیں۔

ربوہ۔ ۱۷ تبلیغ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (آل عمران) تلاوت فرمائی اور اسکی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور رُوحانی دونوں اعتبار سے اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس بارے میں مثالی نمونہ دکھایا۔ انہوں نے جسمانی اور رُوحانی دونوں لحاظ سے اپنی حدود کی حفاظت کیلئے پورا سامان بہم پہنچایا، ان کا علم حاصل کیا اور پھر پوری طرح اپنے نفوس کی تربیت کی اور ہر طرح کی محنت و مشقت برداشت کر کے اپنی صلاحیتوں کو اپنے دائرۂ استعداد میں کمال تک پہنچا کر حدود کی حفاظت کا حق ادا کر دیا۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی کا خواہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا یہ فرض ہے کہ وہ بھی ہر طرح کی ریاضت اور مشقت کو برداشت کر کے اپنے نفس کی معراج تک اور اپنے دائرۂ استعداد میں عروج کے انتہائی نقطہ تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرنے کا حق ادا کرے۔ حضور نے فرمایا جسمانی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلے میں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور حکومت دونوں کو چوکس اور بیدار رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو صبر و استقامت اور جرأت و فراست کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور پاکستان کی حفاظت اور استحکام کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں ایک جدید پریس لگائے جانے کا جو اعلان فرمایا تھا۔ اس کے لئے تعلیم الاسلام کالج کے مشرقی جانب پہاڑی کے دامن میں چار ایکڑ زمین تجویز ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۸/۲ بروز اتوار بوقت گیارہ بجے سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس پریس کے قیام کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس پریس سے قرآنِ مجید اور دیگر اسلامی کتب طبع ہو کر دُنیا کو منوّر کر دیں۔

(خاکسار ابو المنیر نور الحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سیّد عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ھش

مطالبات تحریکِ جدید اور اُن کی اہمیّت

پیشگوئی مصلح موعود کی رو سے ضروری تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ دنیا بھر میں جو زندگی کے خواہاں تھے موت کے پنجہ سے نجات پاتے اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے باہر آتے، دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوتا، حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آتا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جاتا، جو خدا کے وجود پر ایمان نہ رکھتے تھے اور خدا اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے، انہیں ایک کھلی نشانی ملتی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاتی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کا یہی وہ بنیادی مقصد تھا جس کی تکمیل کی خاطر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اولوالعزم فرزند موعود کی بشارت ملی تھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ یہ غرض بہ تمام و کمال پوری ہوئی اور اس شان سے پوری ہوئی ایک دُنیا اس کے پورا ہونے پر گواہ ہے۔

یہ غرض حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وجود باوجود کے ذریعہ یوں تو اوّل دن سے ہی پوری ہونی شروع ہو گئی تھی لیکن اس کے وسیع تر بنیادوں اور نہایت مہتم بالشان طریق پر پورا ہونے میں غلبۂ اسلام کی اُس آسمانی سکیم کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کے قلب صافی پر نازل فرمائی اور آپ نے اسے جاری فرما کر تبلیغ اسلام کی مہم کو زمین کے کناروں تک وسیع کر دکھایا۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو تحریک جدید کا پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہ بیج کے طور پر پہلے سے اُس پیشگوئی میں موجود ہے۔ آج مشرق و مغرب کے درجنوں ممالک میں اس آسمانی تحریک کی بدولت دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اِس شان سے ظاہر ہو رہا ہے اور حق اِس شان سے غالب آ رہا ہے کہ اطراف و جوانب عالم میں لاکھوں لاکھ زندگی کے خواہاں موت کے پنجے سے نجات پا چکے ہیں اور لاکھوں لاکھ قبروں میں دبے ہوئے باہر آ کر ایک دُنیا کو اپنی زندگی کا ثبوت دے چکے ہیں اور دیتے چلے جا رہے ہیں اور ان ممالک میں عیسائیت کے ناکام ہو جانے کی وجہ سے باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ نہ صرف بھاگ رہا ہے بلکہ بھاگا ہی جا رہا ہے اور وہ جو خدا اور خدا کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے انہیں ایک کھلی نشانی مل چکی ہے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ ان تمام ممالک میں خدا اور خدا کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اور یہ سب ثمرہ ہے تحریک جدید کی اُس آسمانی سکیم کے روبہ عمل آنے کا جو حضرت المصلح الموعودؓ کے قلب صافی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی براہِ راست رہنمائی میں اسے آپ نے دُنیا بھر میں جاری فرمایا۔

ایک چھوٹی سی جماعت کو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ضمن میں عالمگیر بنیادوں پر اتنا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینے کی توفیق کا ملنا ایک نہایت ہی مہتم بالشان معجزہ ہے۔ اِس چھوٹی سی جماعت کے لئے یہ کارنامہ سرانجام دینا اِس لئے ممکن ہوا کہ اِس آسمانی تحریک یعنی تحریکِ جدید کو روبراہ لانے کی غرض سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکے بعد دیگرے جماعت کے سامنے پچیس مطالبات رکھے۔ مخلص و فاشعار اور ایثار پیشہ احباب ان میں سے ہر مطالبہ پر لبیک کہتے چلے گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کو زمین کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور اس طرح دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی توفیق ملتی چلی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان پچیس مطالبات کو تحریک جدید کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جب تک ہم اِن مطالبات پر صدقِ دل سے عمل پیرا رہیں گے اور ان کے جملہ تقاضوں کو پورے تعہد کے ساتھ پورا کرتے چلے جائیں گے ہمیں اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور اقوامِ عالم کے افراد کو اسلام کا والہ و شیدا بنانے کی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

اِس لئے تحریک جدید کے جملہ مطالبات کو ہر آن پیشِ نظر رکھنا اور اپنی زندگیوں کو اِس رنگ میں گزارنا کہ یہ مطالبات ہمارے ذریعے اور ہمارے ہاتھوں از خود پورے ہوتے چلے جائیں ہم میں سے ہر ایک کی نہایت اہم ذمہ داری ہے اور اِس ذمہ داری کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہی ہم میں سے ہر ایک کا غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں عملاً شریک ہو کر عنداللہ فائز المرام ہونا موقوف ہے۔ ہم ان مطالبات کو اعادہ و یاد دہانی کے رنگ میں اسی صفحہ پر درج کر رہے ہیں تاکہ احباب جماعت اپنی اِس اہم اور بنیادی ذمہ داری سے ایک دفعہ پھر یکجائی طور پر آگاہ ہو کر پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی اور مستعدی کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان مطالبات کی اہمیت سے ہمیشہ ہی باخبر رہنے اور پورے عزم و ہمت کے ساتھ انہیں پورا کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تاکہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں عملاً شریک رہنے اور نسلاً بعد نسلٍ شریک رہتے چلے جانے کا شرف ہمیں حاصل رہے اور ہم اور ہماری نسلیں عنداللہ سُرخرو اور فائز المرام قرار پاتی چلی جائیں۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودہ

مُطالباتِ تحریکِ جدید

(۱) سادہ زندگی بسر کریں۔
(۲) تبلیغ ممالک بیرون میں حصّہ لیں۔
(۳) رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔
(۴) نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
(۵) وقف رخصتِ موسمی میں حصّہ لیں۔
(۶) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
(۷) پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔
(۸) وقف جائداد و آمد میں حصّہ لیں۔
(۹) صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
(۱۰) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
(۱۱) امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
(۱۲) کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
(۱۳) طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں۔
(۱۴) صاحبِ حیثیّت لوگ اپنے بچّوں کے مُستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
(۱۵) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
(۱۶) بیکار دُنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
(۱۷) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
(۱۸) مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دُنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
(۱۹) تمدّنِ اسلامی کا قیام کریں۔
(۲۰) قومی دیانت کا قیام کریں۔
(۲۱) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
(۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
(۲۳) "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کرینگے۔
(۲۴) احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
(۲۵) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دُعائیں کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید میں سے پہلا اور اہم مطالبہ

سادہ زندگی

محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے

احمدیت کی تاریخ کے ایک اہم موڑ پر حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے شاہراہ غلبۂ اسلام پر جماعت احمدیہ کو تیزی سے گامزن کرنے کے لئے تحریک جدید کا اجراء کیا تھا۔ ابتداء میں حضور نے جو ۱۹ مطالبات جماعت کے سامنے پیش کئے ان میں سے پہلا اور اہم مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ بیشتر اس کے کہ اس مطالبہ کے متعلق کچھ لکھا جائے مناسب ہوگا کہ حضورؓ کے الفاظ میں ان مطالبات کے اغراض و مقاصد پیش کر دئے جائیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ ۔ ۔ ۔ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء
الفضل جلد ۳۱ ...)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر تم اب خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگا دے۔ یا آم پر کھٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑے گا۔ اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی اسے جھلس رہی ہوگی تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو آرام میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۸۰)

جیسا کہ حضورؓ کے ارشادات کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے تحریک جدید کے مطالبات جماعت کو غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر انتہائی جہاد کے لئے تیار کرنے کے لئے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۔

(الاعراف : ۳۵)

یعنی ہر قوم کیلئے ایک میعاد مقرر ہے یعنی فتح و شکست کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب مقررہ وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی بھر کے لئے بھی اس وقت مقررہ سے پیچھے رہ کر یا آگے بڑھ کر وہ اپنے مقدر کو نہیں ٹال سکتے اس آیت کریمہ کے تحت احمدیت اور اسلام کے غلبہ کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے اور اس وقت کا تقرر قومی اور اجتماعی اعمال سے تعلق رکھتا ہے جو قوم کو فتح کی طرف لے جاتے ہیں یا تباہی سے دوچار کر دیتے ہیں یا فتح کے دن موخر کر دیتے ہیں۔

ایک نہایت ہی اہم مرحلہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے مطالبات جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کئے تھے جس کا مطلب یہی تھا کہ اگر جماعت ان پر لبیک کہے گی تو غلبۂ اسلام کا موعود دن نزدیک سے نزدیک تر ہو جائیگا اور اگر لبیک نہیں کہے گی تو اسلام کی فتح میں تاخیر ہوتی چلی جائے گی۔

جماعت کے بعض احباب احمدیت اور اسلام کے غلبے کی ساعت کا تعین کرنے کے لئے بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی ورق گردانی کرتے ہیں اور ذوقی طور پر مختلف تاریخیں نکالتے ہیں حالانکہ وحی اور الہام کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی اصل اور کامل تشریح تو ان کے پورا ہونے کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا

(النمل : ۹۴)

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نشانات دکھائے گا اور اس کے بعد تم انہیں اچھی طرح پہچان لوگے یہاں فتح کے قرب کی ایک بڑی موٹی نشانی یہ ہے کہ قوم کے اندر فاتح قوموں والے اخلاق و کردار پیدا ہو جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کو ۱۹۴۵ء کے قریب الہام ہوا تھا کہ

"اور زچراہ قریب ہے پیدا ہونیکا"

یعنی تمہاری فتح کا وقت قریب ہے لیکن اس فتح تک پہنچنے کے لئے تمہاری جماعت نے اپنے اعمال، اخلاق، کردار اور قربانیوں کے لحاظ سے ابھی بڑا لمبا فاصلہ طے کرنا ہے اگر قوم اپنے اندر وہ اخلاق پیدا نہیں کرے گی جو فتح کے لئے ضروری ہیں تو فتح کے وقت میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں غلبہ اور فتح کی آخری اور اٹل میعاد آجائے۔ لیکن قوم نے کردار کے لحاظ سے اپنے آپ کو تیار نہ کیا ہو تو پھر کیا صورت پیدا ہوگی؟ اس کا جواب قرآن کریم نے یہ دیا ہے کہ ایسی حالت میں

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ

(سورۃ محمدؐ)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہٹا کر ایک اور قوم لے آئے گا۔ لیکن وہ تمہاری طرح نہیں ہونگے بلکہ ایسی قربانیاں اور اخلاق پیش کریں گے کہ فتح کا تاج ان کے سر پر رکھ دیا جائیگا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر جماعت احمدیہ امام وقت کے پیش کردہ مطالبات پر لبیک کہے گی تو اسلام کی فتح کا دن یقینی طور پر نزدیک آجائے گا اس میں وہ سب مطالبات آجاتے ہیں جو حضرت المصلح الموعودؓ نے پیش کئے یا جو آپ سے پہلے پیش کئے گئے تھے اور وہ مطالبات بھی جو موجودہ امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔

اس پس منظر کے بعد سادہ زندگی کے مطالبہ پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ سادہ زندگی کے مطالبہ کی ایک شق یہ تھی کہ تمام احمدی ایک وقت میں عام حالات میں ایک ہی سالن استعمال کریں۔ حضرت المصلح الموعود کو الہاماً مسیحی نفس کہا گیا ہے اور قرآن کریم فرماتا ہے ایک وقت میں مسیح ناصری نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ

وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ

(آل عمران : ۵۰)

کہ میں تمہیں کھانے پینے کے احکام کے متعلق خبردار کرتا ہوں۔ قرآن کریم کوئی قصے کہانیوں کی تو کتاب نہیں بلکہ اس میں مذکور گزشتہ واقعات آئندہ کی پیشگوئیوں کا رنگ رکھتے ہیں۔ پس اس آیت کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بھی کھانے پینے کے متعلق بعض مخصوص ہدایات دی جائیں گی جن کا اس کی قومی جد و جہد سے تعلق ہوگا۔

احمدیہ جماعت غلبۂ اسلام کے لئے ایک عظیم الشان جہاد کی علمبردار ہے یہ جہاد اموال سے بھی ہوگا اور نفوس سے بھی ہوگا سادہ زندگی کے مطالبہ کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے غیر ضروری اخراجات کو ختم کریں اور اس طرح جو مال بچے وہ غلبۂ اسلام کے لئے خرچ کریں۔ مثلاً وہ نوجوان جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن رات میں سگریٹوں کی کئی ڈبیاں ختم کرتے ہیں اگر وہ اس رقم کو بچالیں اور دینی جہاد میں صرف کریں تو کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عظیم ثواب حاصل نہیں کر سکتے؟ ضرور کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے اخراجات میں کمی کرکے اپنے اندر مالی قربانی کی وسعت اور استعداد پیدا ہی نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس فضل اور رحم کو کیسے جذب کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً

(التوبۃ ۴۶)

یعنی اگر یہ لوگ واقعی میدان مجاہدہ میں نکلنے کا ارادہ رکھتے تو ضرور اس کے لئے تیاری کرتے۔ پس جو لوگ چاہتے ہیں کہ اس زمانہ کے غلبہ اسلام کے لئے عظیم جہاد میں حصہ لیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا ماحول پیدا کریں کہ جو اس کام کیلئے سازگار ہو۔

سادہ زندگی اختیار کرنے سے بہرحال کچھ نہ کچھ اموال دینی جہاد کے لئے ضرور بچیں گے۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ایسی بچت کم ہوگی یا زیادہ اور یہ ایک وسوسہ ہے اور کم بچت کی صورت میں دین کو کونسا معتد بہ فائدہ پہنچے گا کیونکہ جو شخص سادگی اختیار کرکے خواہ ایک دو آنے ہی بچاتے گا اور ان کو دین کی راہ میں صرف کرے گا۔ اس کے دل میں یہ احساس ضرور پیدا ہوگا کہ میں یہ کام اسلام کی ترقی اور دینی جہاد کے لئے کر رہا ہوں اور یہ احساس اسے مزید قربانیوں پر آمادہ کرے گا انسان کو اپنے نفس کو اسی طرح سکھلانا اور سدھارنا پڑتا ہے جیسے بعض لوگ پرندوں کو سدھا لیتے ہیں۔ اسی لئے اسلام نے بعض ضروری سبقوں کو بار بار دہرایا ہے ایک سالن کا استعمال ہر روز ایک احمدی کو یہ امر یاد دلاتا ہے کہ ہم یہ کام اس لئے کر رہے ہیں کہ کچھ رقم اس طرح بچے اور ہم دینی جہاد میں خرچ کریں۔

دوسرا فائدہ سادہ زندگی اختیار کرنے میں یہ ہے کہ اگر کسی وقت دین کی خاطر تنگی کا زمانہ آوے تو ہم عملی اور ذہنی طور پر تنگ نہ ہوں اور پوری بشاشت کے ساتھ شاہراہ غلبہ اسلام پر اپنا قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ نہ کھانے پینے کی زندگی ہماری بشاشت میں حائل ہو۔ اور نہ لباس کی۔ وطن چھوڑنا پڑے تو ہم خوشی سے چھوڑ دیں اور ضروری ہے کہ ان تمام کاموں کے لئے ہم پہلے سے تیاری کریں

قربانی کے لئے جو لوگ پہلے تیاری نہیں کرتے وہ بعض دفعہ موقع آنے پر گر جاتے ہیں اور ساتھ چھوڑ دیتے ہیں

تیسرا مقصد اس امر سے یہ ہے کہ امیر اور غریب میں دوئی کی روح کو کم کیا جائے اور جہاں تک ہو سکے ان میں یک رنگی پیدا ہو جائے اور وہ بنیان مرصوص یعنی ایک سیسہ پگھلائی دیوار بن کر دشمن کا مقابلہ کریں۔

سادہ زندگی سے صرف یہی مطلب نہیں کہ صرف کھانے پینے میں سادگی اختیار کی جائے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں سادگی پیدا کی جائے اور ہر قسم کے تکلفات سے بچا جائے سادہ زندگی تکلفات سے بچنے کا ہی دوسرا نام ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(صٓ: ۸۷)

یعنی اے رسول تو اعلان کر دے کہ میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غم خواری کے اس عظیم جہاد پر) تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور (اس جہاد میں اسی لئے کامیاب ہوں کہ) میں تکلف کرنے والوں میں نہیں ہوں

تکلف کے معنی ہیں اپنے اوپر خواہ مخواہ کوئی ایسا بوجھ وارد کرنا جو الٰہی دین یا فطرت صحیحہ کی طرف سے واجب نہ ہو تکلف ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ لباس میں۔ خوراک میں۔ ذرائع سفر میں شادی بیاہ کے اخراجات میں گھریلو سامان زینت میں اسی طرح تکلف بولنے میں، چلنے میں۔ قرآن کریم کی تلاوت میں وعظ ونصیحت کرنے میں۔ یعنی مختلف قسم کے کاموں میں بھی ہو سکتا ہے۔

ہمارے معاشرہ میں بعض بد رسومات کا رواج بھی از قسم تکلف ہی ہے۔ مثلاً شادی بیاہ پر از راہ اسراف وفضول خرچ ہزاروں روپے برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر اس امر میں بھی سادگی اختیار کی جائے اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر اخراجات از راہ تکلف نہ کئے جائیں تو بہت سی رقم بچ سکتی ہے جو ہمارے دیگر ضروری کاموں میں خرچ ہو سکتی ہے یا دین کی راہ میں اسے خرچ کرکے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب و فضل اور رحم حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر محض دنیوی رسوم کی خاطر ایسے اخراجات اپنی حیثیت سے بڑھ کر کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر دینی امور میں مالی قربانی میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتے تو اپنے کثیر اخراجات اور ذمہ داریوں کا تذکرہ شروع کر دیتے ہیں۔

الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی اختیار کرنا ہی بابرکت امر ہے تا دینی جہاد کے دوران ہم ہر قسم کی سختی اور ابتلاء کو بشاشت کے ساتھ برداشت کر سکیں اور ہمارے اندر دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی زیادہ سے زیادہ وسعت اور استعداد پیدا ہو۔

خواتین زیادہ تر تکلفات و نمائش کی عادی ہوتی ہیں اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انہیں خاص طور پر اس بارہ میں توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آئندہ کی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے"

(خطبہ جمعہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء
مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۳)

تمام احمدی خواتین ٹیچرز اور پروفیسرز کا بھی فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنی شاگردوں کے سامنے نیک نمونہ پیش کریں اور انہیں اس امر کی تلقین ونصیحت بھی کرتی رہیں ورنہ یہ دنیوی علم ان کے لئے بھی اور طالبات کے لئے بھی الحجاب الاکبر بن جائیگا اور وہ نور فراست سے محروم ہو جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بپشیزے نمی خرم

کہ حقیقی علم وہی ہے جو نور فراست مومنانہ کا حامل ہو۔ باقی آجکل کا جو یہ کالا علم سکولوں اور کالجوں میں سکھایا جاتا ہے۔ اسے تو میں کانی کوڑی کے بدلے بھی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوں

اگر ہم سادہ زندگی کی بجائے عیش وتکلف کی زندگی اختیار کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ موجودہ دنیا داروں کو ہٹا کر ایک نئی دنیا داروں کی ایک نئی جماعت کو دنیا پر غالب کرے اللہ تعالیٰ تو انہی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو عیش وتنعم سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ حضور مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب یہ باتیں جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری ۱۹۳۷ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق بخشے اور دیکھنے والوں کو ہمارے قلوب پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی نظر آئے تا روز قیامت ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق قرار پائیں اور حضورؐ ہمیں اپنا سمجھ کر ہماری طرف نظر التفات فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العلمین

واپڈا نوٹس داخلہ

ایم۔پی۔او واپڈا اپرینٹس شپ سکیم لائل پور میں داخلہ کے لئے امیدواران سے ان کے اپنے ہاتھ سے تحریر شدہ درخواستیں مطلوب ہیں۔

شرائط: عمر ۲۰ سال سے کم۔ تعلیمی معیار کم از کم میٹرک۔

مندرجہ ذیل ٹریڈز میں داخلہ ہوگا
مشینسٹ۔ مکینک ڈیزل انجن
۳۔ مکینک آٹو۔ ۴۔ ٹرنر۔ ۵۔ الیکٹریشن آٹو۔ ۶۔ الیکٹریشن جنرل۔ ۷۔ ویلڈر (مڈل پاس) عرصہ ٹریننگ ۳ سال۔
امیدواران کو وظائف بھی دئے جائینگے

(مساوات ۱۲-۰۲-۷۳)

(ناظر تعلیم)

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود

اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا دعویٰ

(مکرم اقبال احمد صاحب انجم بی اے شاہد مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آپ کی صداقت کے جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک عظیم الشان نشان جو "نشان رحمت" تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس وجود میں ظاہر ہوا۔ یہ وہ نشان ہے جسے خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں رحمت اور قربت کا نشان قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ مسیحی نفس انسان روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا اور اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ اس نشان کا اعلان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور کی سرزمین میں فرمایا۔ جہاں حضور نے چالیس روز تک چلہ کشی فرمائی تھی اور اسلام کی ترقی اور اس کے استحکام کے لئے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی تضرعات کو قبول فرمایا اور پنڈت لیکھرام اور اندرمن مراد آبادی جو اسلام پر اعتراض کرتے تھے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کے مطابق اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ نیز قادیان کے ہندو اور آریہ بھی نشان نمائی کا مطالبہ کر رہے تھے ان مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے جب آپ نے ہوشیار پور میں چلہ کشی کی اور اسلام کی سچائی کے لئے نشان چاہا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ وہ آپ کو عظیم الشان بیٹا عطا فرمائے گا۔ جو اسلام کو چار دانگ عالم میں روشن کرے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کی اہمیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے ... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت ہی کلام ہے۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردوں کی بھی روح دعا ہی سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

اس عظیم پیشگوئی کی عظمت پیشگوئی کے الفاظ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریح سے ظاہر ہے۔ مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد کیا تھی اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر نو برس کی میعاد مقرر فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا .... ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول ص۷۷)

"وہ ...... خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" سبز اشتہار

(مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

"بعد اشاعت اشتہار مذکورہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول ص۷۶)

ان اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد مقرر کی گئی تھی۔ پس پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پہلے بشیر اول مورخہ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا اور بشیر ثانی مصلح موعود مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور اس کا ذکر حضرت اقدس اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں یوں فرمایا:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

اور کامل انکشاف کے بعد اطلاع یہ دی گئی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایسا خیال اور انتظار میں "سراج منیر" کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی۔ تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جائے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲)

اب سراج منیر میں لکھتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزارہا آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۴)

پھر فرمایا:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے خدا کا خوف ہے تو پاک دل سے سوچو"

(سراج منیر صفحہ ۳۵)

پھر آپ نے تریاق القلوب کے صفحہ ۴۲ میں ۱۸۹۷ء میں فرمایا

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲ ۱۸۹۷ء)

اس نشان رحمت والی عظیم پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضور آپ کو ہی اس پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے۔ احباب جماعت بھی یہی سمجھتے تھے حتیٰ کہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت خطبہ جمعہ میں اس امر کا اعلان فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور نے ضروری سمجھا کہ ہوشیارپور میں تشریف لے جائیں تاکہ جس مقام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں یہ اعلان فرمایا تھا اسی مقام پر اس نشان کے پورا ہونے کا اپنی زبان سے اعلان فرمائیں۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ہزاروں مخلصین دور و نزدیک سے شریک ہوئے اور عین اس مکان کے سامنے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی زمانہ میں چلہ کشی فرمائی تھی کھڑے ہو کر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر حضور نے اس امر کا اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی وہ پیشگوئی جس کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں اعلان فرمایا تھا۔ میرے وجود میں بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس آسمانی انکشاف کو یوں بیان فرمایا۔

"۵-۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات کو میں نے ایک رؤیا دیکھا۔۔۔۔ ۔۔۔ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قدرت دی گئی اور جب میں نے اسے کہا کہ تمہیں اپنی قوم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا بھی اقرار لینا پڑے گا تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے آپ نے میری زبان سے فرمایا انا المسیح الموعود اے لوگو میں تم کو بتاتا ہوں کہ میں وہی مسیح ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ اس کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنا دعویٰ لوگوں کے سامنے پیش کروں اور میں ان سے کہوں۔ کہ میں مسیح موعود کا خلیفہ ہوں مگر اس وقت بجائے یہ الفاظ جاری ہونے کے میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ میں بھی مسیح موعود ہی ہوں یعنی اس کا مشابہ نظیر اور خلیفہ۔ جب خواب میں میں نے اپنے متعلق یہ الفاظ کہے تو یکدم گھبرا گیا کہ میں نے یہ کیا کہہ دیا ہے اس پر معاً مجھے القا ہوا کہ یہ وہی پیشگوئی ہے جو مصلح موعود کے بارہ میں کی گئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل اور نظیر ہوگا تب میں نے سمجھا کہ یہ پیشگوئی خدا نے میرے لئے ہی مقدر کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس رؤیا نے جس میں کشف اور الہام کا بھی حصہ تھا مجھ پر واضح کر دیا کہ وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقام پر شائع فرمائی تھی۔ وہ میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ وہ بات جس کے متعلق میں تیس سال تک خاموش رہا اس کا میں نے دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ اسی وقت یہاں احمدی بھی موجود ہیں۔ ہندو بھی موجود ہیں سکھ بھی موجود ہیں۔ میں ان سب سے کہتا ہوں۔۔۔۔ کہ دیکھو خدا سے بڑا کوئی نہیں۔ خدا کے قہر سے بڑھ کر کسی کا قہر نہیں اور خدا کے عذاب سے بڑھ کر کسی کا عذاب نہیں۔ دنیا کی بادشاہتیں اور حکومتیں سب اس کے سامنے ہیچ اور ذلیل ہیں اور اسکی جھوٹی قسم کھانا انسان کو عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے میں آج اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ و تصرف میں میری جان ہے کہ میں نے جو رؤیا بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے الا ماشاء اللہ کوئی خفیف سا فرق بیان کرنے میں ہو گیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ میں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی حالت میں کہا۔ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ اور میں نے کشف میں خدا کے حکم سے یہ کہا کہ میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔۔۔ میں یہ جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس شہر ہوشیارپور میں سامنے والے مکان میں نازل ہوئی جس کا اعلان آپ نے اس شہر سے فرمایا اور جس کے متعلق فرمایا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ وہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی اور اب کوئی نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو سکے۔"

(فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء از الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۶ء)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صاحب جماعت احمدیہ پشاور کی اہلیہ کا پچھلے ہفتہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔

احباب جماعت ان کی اہلیہ کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نیاز قطب احمد بٹ پشاور چھاؤنی

۲۔ خاکسار کو کئی سال سے پیٹ درد ٹانگوں میں درد کمر درد وغیرہ کی تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مبارک احمد ظفر ننگر گوکی ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میری لڑکی بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

چوہدری محمد شفیع اسلام نگر
لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر موصیان جماعت ہائے احمدیہ

حضور اقدس نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰-۴-۷۵ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔

نام جماعت	نام منتخب شدہ موصیان	وصیت نمبر	نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
۱۔ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	مکرم حکیم نذیر محمد صاحب	۱۵۰۵۳	محترمہ طاہرہ العربی بی صاحبہ	۱۲۹۸
۲۔ چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور	" چوہدری عمر دین صاحب	۱۱۹۴۲	" غلام فاطمہ صاحبہ	۱۹۳۹۷
۳۔ خوشاب ضلع سرگودھا	" عبدالحفیظ خان صاحب	۱۵۹۸۱	" اقبال بیگم صاحبہ	۱۸۷۲۲
۴۔ حلقہ لاہور چھاؤنی	" عبداللطیف صاحب	۶۸۱۴		
۵۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	" خان بہادر صاحب	۱۴۳۹۲	غلام فاطمہ صاحبہ	۱۵۸۶۱
۶۔ حلقہ راج گڑھ لاہور	" محمد شفیع صاحب	۱۹۲۰۰		
۷۔ شیخوپورہ	" حکیم مرغوب اللہ صاحب	۲۰۹۷		
۸۔ ساہیوال	" پروفیسر محمد طفیل صاحب	۱۳۱۵۳		
۹۔ بھیرہ ضلع سرگودھا	" میاں فضل کریم صاحب	۶۶۱۱	جمیلہ حسین صاحبہ	۱۴۰۲۷
۱۰۔ دارالرحمت غربی	" شیخ عبدالرحمن صاحب	۱۲۳۳۸		
۱۱۔ دارالذکر لاہور	" میاں نذیر احمد صاحب	۴۷۶۶		
۱۲۔ بہاولپور	" عبداللطیف صاحب	۱۹۹۳۴		
۱۳۔ خانیوال	" مرزا احمد دین صاحب	۱۲۴۵۶		
۱۴۔ باغبانپورہ لاہور	" عبدالرحمن صاحب	۷۶۸۹		
۱۵۔ چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر	" چوہدری اللہ دتہ احمد صاحب	۱۸۵۸۶		
۱۶۔ راولپنڈی	" مبارک احمد صاحب	۱۵۲۳۷		
۱۷۔ فیکٹری ایریا ربوہ	" مولوی صالح محمد صاحب	۱۰۵۲۸		
۱۸۔ حلقہ دھرم پورہ لاہور	" محمود احمد صاحب	۱۹۱۳۴		
۱۹۔ اسلامیہ پارک	" مرزا عزیز احمد صاحب	۵۶۳۴		
۲۰۔ سانگھڑ	" فضل الرحمن صاحب	۹۲۱۹		

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ جنوری (۱۹۷۳ء) ختم ہو گیا ہے۔ قائدین فوری طور پر اس ماہ کی رپورٹ ارسال کریں نیز ایسی مجالس جنہوں نے ماہ نومبر، دسمبر کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ یہ رپورٹیں جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احاطہ دکان برائے فروخت

ایک احاطہ ۱۰ مرلہ واقعہ گول بازار محلہ دارالعلوم نزد چوک برائے دکان بہت با موقعہ قابل فروخت ہے خواہشمند حضرات حسب ذیل پتہ پر قیمت طے کریں۔

محمد شریف معرفت حکیم عبدالواحد کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ۔

درخواست دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی نذیر احمد صاحب کافی دیر سے علیل ہیں آج کل ان کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (ذوالفقار احمد فخر ۲/۱۶ فیکٹری ایریا ربوہ)

۲۔ مجھے قریباً چھ ماہ سے عارضہ قلب کی تکلیف ہے احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (غلام محمد معرفت اسٹیشن نواب شاہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر چوہدری افتخار احمد صاحب ایچ ڈی سی کمشنر صاحب راولپنڈی بعمر ۵۰ سال ۲۲ اور ۲۳ جنوری کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ نہایت مخلص۔ کم گو۔ مدبر اور ملنسار تھے۔ تین بیٹے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو تا حال زیر تعلیم اور چھوٹی عمر کی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر ممتاز نبی صدر جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان)

(۲)

۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب میرے والد محترم شیخ محمد عبدالرشید صاحب اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ریاض قدیر احمد۔ کینیڈا)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم بشیر محمد صاحب چک ۴۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرا لڑکا محمد علی بی ایڈ وفات پا چکا ہے مرحوم کی ذاتی امانت انجمن میں اس وقت مبلغ ۲۱۴۲ روپے موجود ہیں۔ نیز مرحوم کے نام قطعہ ۳۶/۲ واقع محلہ دارالیمن بھی الاٹ ہے۔ (۷۸۴۰/۱۰۴۵۴)

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں۔

۱۔ بشریٰ بیگم صاحبہ بیوہ محمد علی صاحب بی ایڈ۔
(۲) ظہیر احمد صاحب ناصر بعمر دس ماہ پسر محمد علی صاحب بی ایڈ مرحوم
(۳) آنسہ بشریٰ بعمر ۶ سال
(۴) شائستہ بی بی بعمر ۴ سال دختران مرحوم

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا بشریٰ بیگم صاحبہ بیوہ۔ (۲) ظہیر احمد ناصر (۳) آنسہ بشریٰ۔ (۴) شائستہ بی بی صاحبہ کو تخصیص شرعیہ ادا کی جائے۔ نیز پلاٹ نمبر ۲۶/۴ واقع محلہ دارالیمن ظہیر احمد صاحب ناصر (۲) آنسہ بشریٰ صاحبہ (۳) شائستہ بی بی صاحبہ کے نام تخصیص شرعیہ مشترکہ الاٹ ہو۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲)

مکرم علی محمد صاحب مکان ۳/۸ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ سلیمہ بانو بخیر وفات پا چکی ہیں قطعہ ۲۹/۱۶ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت مشترکہ طور پر سلیمہ بانو بخیر صاحبہ اور مسعودہ بانو صاحبہ کے نام الاٹ ہے۔

پلاٹ مذکورہ بالا میں سے نصف جو کہ مرحومہ کے نام ہے میرے نام منتقل ہونے پر مندرجہ ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) اقبال احمد صاحب نجم (۲) رضیہ بیگم صاحبہ (۳) افضال احمد صاحب (۴) امۃ اللہ تبسم صاحبہ (۵) راشدہ کوثر صاحبہ (۶) نعیمہ بشریٰ صاحبہ (۷) اشتیاق احمد صاحب شاکر۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۹/۱۶ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت میں سے مرحومہ کا حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۰، ۳۱ر مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء کو منعقد ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۰، ۳۱ر مارچ و یکم اپریل

۱۹۷۳ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گی

۱۔ جماعتیں حسب قاعدہ مشورہ میں پیش کرنے کے لئے اپنی تجاویز ۲۰ر فروری ۱۹۷۳ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔

۲۔ امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو۔ اس کی اطلاع ۲۸ر فروری تک اور نمائندگان کے ناموں کی اطلاع حسب قاعدہ ۱۰ر مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاریخوں کی پابندی ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۴ر تبلیغ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہو گا۔ جس میں حسب ذیل مقررین اپنے تحقیقی مقالے پڑھیں گے۔

۱۔ محترم پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی ایم ایس سی — اسلامی قانون وراثت کی فضیلت

۲۔ مولوی محمد سعید صاحب انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا — حضرت مصلح موعود کے عہد میں بلاد شرقیہ میں تبلیغ اسلام

۳۔ مولوی عبد القادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ — الہام انی معک ومع اھلک

بیرونی مجالس بھی اپنی اپنی جگہوں پر انہی عنوانات پر تقاریر کا انتظام کریں اور اجلاس کے بعد رپورٹیں بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنڈلید کھرولیاں جو کہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق کے چھوٹے بھائی تھے اچانک اپنے مکان کی چھت پر سے گرنے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ میری خوشدامن بھی ابھی چند مہینے قبل وفات پا گئی تھیں ان کا زخم ابھی تازہ ہی تھا کہ یہ دوسرا واقعہ ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(ایچ نور علی خان محصل حلقہ سول لائن لاہور)

گمشدہ طلائی زیور

ایک عدد طلائی زیور لاکٹ مع زنجیری (وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ) کچھ عرصہ قبل مسماۃ فضی اور چوہدری محمد ارشد صاحب ایم ایس سی دارالعلوم غربی کے مکان کے درمیانی ایریا میں گم ہو گیا ہے جس صاحب کو ملا ہو وہ حاجی محمد رمضان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(چوہدری نذیر احمد شاد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۷ر فروری۔ صوبہ سرحد میں نئے گورنر کے تقرر کے بعد جو پیچیدہ صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کا حل غالباً یہ نکالا جائے گا کہ صوبے میں عبوری انتخابات کرائے جائیں گے اس نوعیت کی تجویز سرحد کے سیاسی مبصروں نے پیش کی ہے۔ سرحد اسمبلی میں متحدہ محاذ کے گروپ کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے وہ جس فریق کا ساتھ دے گا۔ اسی کی وزارت بنے گی۔ متحدہ محاذ کے رہنما نئے گورنر اسلم خٹک ہیں جو اسمبلی کے سپیکر بھی ہیں۔

پشاور ۱۷ر فروری۔ گورنر سرحد جناب محمد اسلم خٹک نے اعلان کیا ہے کہ صوبے میں کسی بھی سیاسی رہنما یا کارکن کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ اور پختون زلمے کے کمانڈر میجر جنرل غلام جیلانی کے سوا کسی اور کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ انہوں نے گورنر ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مفتی محمود کی کابینہ کے استعفیٰ پر غور کر رہے ہیں اور ابھی تک اسے منظور نہیں کیا گیا انہوں نے انکشاف کیا کہ کابینہ کے ایک رکن سردار عنایت اللہ گنڈاپور نے جن کا تعلق متحدہ محاذ سے ہے استعفیٰ نہیں دیا ہے۔ گورنر نے کہا حکومت صوبے میں ہر شخص کے جان و مال کی حفاظت کرے گی۔ اور کسی بھی شخص کو انتشار پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

پشاور ۱۷ر فروری۔ سرحد اور بلوچستان کے گورنروں کی سبکدوشی اور بلوچستان میں عطاء اللہ مینگل کی کابینہ کی برطرفی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی کے حامی طلباء کی جماعت پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے پشاور اور صوبے کے دوسرے شہروں اور قصبوں میں عام ہڑتال کرانے کی کوشش بری طرح ناکام رہی تاجروں دکانداروں، طلباء کوچوانوں، رکشا ڈرائیوروں میں سے کوئی بھی پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن کی دھمکیوں میں نہ آیا۔ آج پشاور میں تمام دکانیں بازار سکول اور کالج معمول کے مطابق کھلے رہے۔ پشاور شہر اور چھاؤنی کے علاقوں میں ٹریفک معمول کے مطابق جاری رہی۔

ماسکو ۱۷ر فروری۔ روس نے ارضی مدار میں ایک خودکار خلائی سٹیشن چھوڑ دیا ہے روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق خلائی سٹیشن میں قمری گاڑی "لیونوخود" کی مدد سے تجربات کئے جائیں گے۔

راولپنڈی ۱۶ر فروری۔ سرحد اور بلوچستان کے گورنروں ارباب سکندر خان خلیل اور میر غوث بخش بزنجو کی جگہ بلوچستان میں نواب محمد اکبر بگٹی اور صوبہ سرحد میں جناب اسلم خٹک کو گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے سرحد اور بلوچستان کے دونوں سابق گورنروں کے نام انہیں عہدوں سے سبکدوش کرتے ہوئے جو خط لکھا ہے اس کا متن درج ذیل ہے:

"آئین کے تحت گورنر اسی وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتے ہیں جب تک صدر چاہے اور وہ صوبے میں صدر کا ایجنٹ ہوتا ہے مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے ۲۶ر اپریل ۱۹۷۲ء کے خط کو قبول کرنے (جس کے ذریعہ آپ کا بطور گورنر تقرر ہوا تھا) اور آپ کی طرف سے یقین دہانیوں کے باوجود نہ تو آپ نے ان شرائط کی پابندی کی جو آپ کے نام میرے خط میں درج تھیں اور نہ ہی آپ نے ان ہدایات پر عمل کیا جو وقتاً فوقتاً میں نے آپ کو دی تھیں۔ اس موقع پر تفاصیل کے اعادہ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس لئے میں اسے دہرانے سے احتراز کر رہا ہوں ملک کے موجودہ بدلتے ہوئے حالات میں یہ ناگزیر ہو گیا ہے کہ میں ایسے گورنر مقرر کروں جنہیں میرا پورا اعتماد حاصل ہو۔ چنانچہ میں نے آپ کو گورنروں کے عہدے سے سبکدوش کرنے اور نئے گورنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

کوئٹہ ۱۶ر فروری۔ حکومت بلوچستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بلوچستان میں مکمل امن ہے اور کسی جگہ سے کسی قسم کی گڑبڑ کی اطلاع نہیں ملی ہے ترجمان نے بتایا کہ حکومت پوری طرح چوکس ہے اور وہ کسی کو بھی امن و امان کی صورت حال کو خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ر فروری کو ۳ بجے بعد دوپہر لجنہ ہال میں جلسہ یوم مصلح موعود ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

مقامی بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(صاحبزادی) ناصرہ بیگم
صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵